۳۸۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت: ۲۲/صفر ۱۲۳۳ھ　　　　مولد: نانوتہ

تاریخ وفات: ۱۲/۱۳ جمادی الاخری ۱۳۱۷ھ　　　　مدفن: جنت المعلی، مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ومرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کی پیدائش نانوتہ میں ہے۔ ایک نام خاندان والے رکھتے ہیں، وہ تو رکھا گیا امداد حسین۔ پھر جو علماء تاریخ داں ہوتے تھے، جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عدد بنتے ہیں ۷۸۶، اسی طرح بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳ھ میں ان کی پیدائش ہے، تو تاریخی نام ظفر احمد ہے۔ مگر استاذ کے یہاں جب پہنچے تو امداد حسین انہیں پسند نہیں آیا ہوگا، تو انہوں نے کہنا شروع کیا امداد الٰہی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تینوں ناموں کے بجائے چوتھے نام امداد اللہ کو شہرت بخشی، امداد الٰہی کے بدلہ میں امداد اللہ سے شہرت ہوئی۔ وہی نام اس وقت سے لے کر آج تک مشہور ہے۔

اپنے یہاں ابتدائی تعلیم پائی، متوسط تعلیم۔ بعضوں نے لکھا ہے کافیہ تک حضرت کی کل تعلیم تھی، مگر شاید صحیح نہ ہو کیوں کہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے حضرت حاجی صاحب کے حالات میں لکھا ہے کہ مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا شاہ قلندر صاحب سے پڑھتے تھے۔

حضرت شاہ بلاقی رحمۃ اللہ علیہ

یہاں تک پڑھنے کے بعد اس ظاہری علم کے مقابلہ میں باطنی اور روحانی علم نے غلبہ کیا اور اس کی طلب میں اس ظاہری علم سے تھوڑا سا بُعد ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ بالکلیہ پھر اسی روحانی علم میں مشغول ہو گئے۔ حکمت الٰہیہ بھی اسی کی مقتضی تھی کہ اشارۂ غیبی بھی اسی طرف ہوا۔

کہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضرت کے جدِّ امجد تھے شاہ بلاقی۔ ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجلس میں موجود ہیں، اور سرورِ کائنات فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے ہیں، تو آپ کے جدِّ امجد نے حضرت حاجی صاحب کا ہاتھ پکڑا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کے ایک اور بزرگ حضرت میاں جی جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ، نور محمد جھنجھانوی، ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ لیکن حضرت حاجی صاحب نے ان کو دیکھا نہیں تھا، پہچانتے نہیں تھے، صرف نام سن رکھا تھا۔ تو انہیں نہیں پتہ کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ کیوں کہ خواب میں شکل دیکھی، نام معلوم نہیں۔

حضرت مولانا قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صبح اپنے استاذ مولانا قلندر صاحب سے خواب ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں میرے جدِّ امجد، دادا جان نے میرا ہاتھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور بزرگ کی طرف جو وہاں موجود تھے ان کے ہاتھ میں پکڑوا دیا۔ اب پتہ نہیں کون بزرگ تھے، ایسی ایسی شکل وصورت تھی۔ تو ان کے استاذ بھی کتنے تیز، فطین، ذہین، ذکی کہ فوراً خواب سنتے ہی فرمایا کہ تم ایسا کرو کہ تم لوہاری چلے جاؤ، شاید تمہارا مقصد پورا ہو۔ لوہاری فوراً روانہ ہوئے۔

حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ

جب حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر نظر پڑی، تو دل میں کہتے ہیں کہ یہی تو چہرہ تھا کہ جن کے ہاتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑوایا تھا۔ قبل اس کے کہ ابھی حضرت حاجی صاحب کچھ عرض کریں اور کچھ کہیں، ادھر سے حضرت میاں جی جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اچھا، خواب پر آپ کو استعجاب اور حیرت ہو رہی ہے؟ یعنی ان کو بھی پتہ ہے کہ یہ کیوں آئے ہیں۔

ایک خواب

جیسے یہاں حضرت حاجی صاحب نے ان کو دیکھا نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تک پہنچایا اور بیداری کے بعد اس خواب کی تصدیق ہوئی، تو ہو بہو حضرت حاجی صاحب کے ایک مسترشد اور مرید کے ساتھ بھی یہی واقعہ ہوا کہ وہ خود ہندوستان میں ہیں اور حضرت حاجی صاحب مکہ شریف میں ہیں۔ نام سنتے تھے کہ حاجی صاحب بڑے بزرگ ہیں، بڑے بڑے علماء ان سے بیعت ہیں۔ اب انہوں نے سوچا کہ میں اُدھر کیسے جاسکتا ہوں؟ اور ان سے بیعت کیسے ہوسکتا ہوں؟ کسی نے کہا کہ نہیں، کوشش کرو۔ اس زمانہ میں حج اور بحری جہاز کا سفر خطرہ سے خالی نہیں تھا، تو بالآخر انہوں نے تیاری شروع کردی۔

انوکھی صدری

اور ضروری تیاری تو کی ہوگی، مگر ایک خاص قسم کی چیز انہوں نے تیار کی۔ کتنی محبت ہوگی کہ وہ بکریاں پالتے تھے تو جو بکری کا بچہ پیدا ہوتا تھا، جس طرح ہمارے یہاں بچے پیدا ہوتے ہیں، ان کا سر مونڈا جاتا ہے، عقیقہ اور حلق ساتویں دن سنت ہے۔ بکری کا بچہ پیدا ہوا، تو اس کا اون کاٹ کر رکھ لیتے تھے اور اس کو اکٹھا کرتے تھے۔ کس کے لئے؟

انہوں نے سوچا کہ ایک صدری حضرت حاجی صاحب کے لئے میں یہاں سے بنا کر لے جاؤں۔ لیکن یہ بازار کا اون شاید ذرا پسند نہیں آئے گا، سخت ہوگا، کھردرا ہوگا، پسند نہیں آئے گا۔ انہوں نے نوزائیدہ، جو نیا نیا بچہ پیدا ہوا ہو، اس کا اون جمع کر کے اس کا کپڑا بنوایا۔ اور کتنا ملائم ہوگا؟ جو دنیا میں کہیں دستیاب نہیں، خود ان کی اپنی محبت کی ایجاد۔ اور پھر اس کی ایک صدری حضرت کے لئے تیار کی اور سفر شروع ہوا۔

جس جہاز میں سفر کر رہے تھے، چند دن کے بعد جہاز طوفان میں پھنس گیا۔ میں نے عرض کیا کہ بہت کم، آدھے آدھے، نصفا نصف کا مسئلہ ہوتا تھا۔ آدھے جہاز پہنچتے تھے، آدھے طوفان کے

نذر ہو جاتے تھے، ڈوب جاتے تھے یا کسی دوسرے ساحل پر پہنچ جاتے۔ ایسا زبردست طوفان کہ سو فیصد تمام جہاز والوں کو یقین کہ اب ڈوبتے ہیں، تب ڈوبتے ہیں۔ حاجی صاحب کے مرید فرماتے ہیں میں بھی کوئی چیز تھامے ہوئے تھا کہ میں یہ موجیں دیکھ نہ سکوں اور طوفانی موجوں پر نظر نہ پڑے۔ کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو چمٹا لیا۔

کہتے ہیں کہ اسی حال میں جس طرح خواب میں کوئی دیکھتا ہے اس طرح میں نے دیکھنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ کوئی بزرگ آئے اور مجھے تسلی دی، کیوں گھبراتے ہو؟ میں نے کہا کہ دیکھئے، یہ طوفان زبردست ہے، بچنے کی کوئی امید نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، نہیں، تمہارا جہاز ڈوبتا نہیں ہے، ڈرو نہیں، اطمینان رکھو۔ اور وہ ہماری صدری کدھر ہے؟ لاؤ!

حضرت حاجی صاحب کو انہوں نے دیکھا نہیں تھا کبھی بھی زندگی میں، خواب میں ابھی دیکھا، اور فرمایا کہ ہماری صدری لاؤ۔ صدری تو انہیں کے لئے بنائی تھی۔ سمجھ گئے کہ حاجی صاحب خواب میں آئے اور بشارت دے گئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے جلدی پٹیاں کھولی، لوگوں سے کہا کہ اطمینان رکھو، جہاز ڈوبتا نہیں۔ کہنے لگے کیسے نہیں ڈوبتا؟ یہ تو سکینڈ گنے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا خواب سنایا۔ تھوڑی ہی دیر میں سچ مچ طوفان ختم ہو گیا، کشتی معمول کے مطابق چلنے لگی اور جدّہ پہنچے۔

وہاں سے مکہ مکرمہ جب پہنچے، تو انہوں نے اپنے قافلہ والوں سے کہا کہ دیکھو، جب وہاں مکہ مکرمہ ہم پہنچیں گے، تو میری تم لوگوں سے درخواست ہے۔ وہ یہ کہ کوئی مجھے اشارہ سے بھی، دور سے بھی، قریب سے بھی، ہرگز نہ بتائے کہ حاجی صاحب یہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ جس طرح خواب میں میں نے دیکھا ہے، تو میں خود پہچان لوں گا کہ حاجی صاحب کون سے ہیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ ہمارا قافلہ پہنچا اور ہم نے نماز پڑھی۔ تو جو مالکی مصلیٰ تھا، وہاں حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، چار مصلے تھے، تو مالکیہ کے مصلیٰ کے قریب جب میری نگاہ پڑی تو دیکھا کہ حضرت حاجی صاحب وہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ میں نے جا کر سلام کیا، دست بوسی کی۔ تو یہاں بھی انہوں نے خواب میں دیکھا تھا اور حضرت حاجی صاحب کو پہچان لیا۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو جس

طرح خواب میں دیکھا تھا، اب بیداری میں دیکھا کہ وہی نورانی چہرہ ہے، بیعت ہوئے، ذکر وشغل شروع کیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ جاوہ جا، یہ منزل وہ منزل، کہاں سے کہاں تک ان کو پہنچایا۔

دُکّانِ معرفت

جس طرح عرض کیا تھا کہ پھر وہ تھانہ بھون میں ایک مسجد میں بیک وقت تین بزرگ، حاجی صاحب، مولانا شیخ محمد صاحب اور حضرت ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ ہوتے تھے۔ اس مسجد کو علماء دُکّانِ معرفت کہا کرتے تھے۔ مگر جو ایک طوفان آیا ہندوستان پر، مصیبت آئی، قیامت آئی، تو جب دہلی اس کی نذر رہوا، تو تھانہ بھون اس کی نذر رہوا۔ اور اپنے گھر کو جلتا ہوا کون دیکھ سکتا ہے؟

اب یہاں سے بھاگ رہے ہیں۔ کہتے ہیں ڈیڑھ برس حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مقامات اور ٹھہرنے کی جگہیں روز بدلتے رہے۔ رہے پنجاب اور یوپی کے ہی علاقے میں، مگر آج یہاں، کل وہاں، اور بڑی کرامات مشہور ہوئیں۔ اور جب یہاں سے ہجرت فرما کر سفر شروع کیا، تو اب حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جو خصوصی خدّام میں سے تھے، کیسے چھوڑ سکتے تھے؟ جہاں کہیں حضرت کا شب میں قیام ہوتا، رات کو ملنے کے لئے پہنچ جاتے۔ اور چاروں طرف سے پولیس برابر تلاش میں لگی ہوئی تھی۔

ایک جگہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٹھہرے ہوئے تھے، تو کسی نے اطلاع کر دی کہ یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ میزبان زمین دار تھے، تو وہاں رات کے وقت پولیس کی بھاری نفری نے چاروں طرف سے علاقہ کو گھیر لیا۔ حضرت بہت نحیف وکمزور تھے اور وہاں کی چارپائیاں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر آپ اس میں سوئیں، تو تھوڑی سی نیچے چلی جاتی ہیں، یان / بان کی چارپائی بھی، حضرت اس پر لیٹے ہوئے تھے اور لحاف اوڑھا ہوا تھا۔

جب پولیس آئی، تو میزبان نے لحاف سر کے طرف سے برابر کر دیا تھا، تو ایسا لگتا تھا جس

طرح چارپائی بچھی ہوئی ہے، اس کے اوپر لحاف پڑا ہوا ہے، تو پولیس تلاش کرتی ہوئی وہاں سے گزر گئی کہ چارپائی تو خالی ہے۔ جب پولیس وہاں سے چلی گئی، تو جلدی سے ساتھیوں نے حضرت کو اٹھایا اور جنگل میں لے کر چلے گئے۔

دوسری جگہ ایک جگہ مخبری کی گئی، تو وہاں تو سچ مچ حضرت موجود تھے۔ انہوں نے جیسے ہی اصطبل کا دروازہ کھولا، تو دیکھا کہ چارپائی ہے، لوٹا ہے، مصلیٰ ہے۔ پوچھا کہ یہ کیا؟ جو صاحب مکان تھے انہوں نے کہا میں کبھی اصطبل میں گھوڑوں کے پاس آتا ہوں نماز کا وقت ہو جاتا ہے، یہاں نماز پڑھ لیتا ہوں، حالانکہ وہ حاجی صاحب کا کمرہ تھا۔ اب جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو اطلاع غلط نکلی، پولیس وہاں سے نکلی اور رخصت ہوئی۔ میزبان نے دیکھا تو اسی کمرے میں موجود تھے، اپنی نماز میں مصروف تھے۔ اس طرح بہت سے واقعات اللہ کی طرف سے حفاظت کے پیش آئے۔

حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تصانیف یہ ہیں:

۱۔حاشیہ مثنوی مولانا روم	۲۔غذائے روح
۳۔جہاد اکبر	۴۔مثنوی تحفۃ العشاق
۵۔رسالہ درد غمناک	۶۔ارشاد مرشد
۷۔ضیاء القلوب	۸۔وحدۃ الوجود
۹۔فیصلہ ہفت مسئلہ	۱۰۔گلزار معرفت

اللہ تعالیٰ اس وقت بھی جہاں جہاں قیامتیں ہیں، اسلام کی، تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ شَفِيْعِنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ سَنَدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.